Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 04,
Jul – Sep. 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

خواتین کے حقوق تفریح اور سوشل میڈیا محرکات، تحدیدات اور اثرات

Women's Rights Entertainment and Social Media Motivations, Constraints and Effects

Dr. Syed Attaullah Shah Bukhari
Lecturer Islamic Studies, Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto University of law, Karachi
Dr khalid Shafi
Assistant Professor Islamic Studies IBA University Sukkar
Dr.Jahanzaib Rana
Lecturer, Islamic Studies, Isra University Hyderabad

Version of Record
Received: 08-Jul-22 **Accepted**: 28-August-22
Online/Print: 28-Sep-202

Abstract

Social media has become very common in today's era. Every second person has become addicted to social media, including youth, women, children and adults. However, there are many positive effects of social media such as: Students are availing online courses from home. Businessmen are running business easily online. Similarly, social media is playing a very important role in the life of women. Through this social media, needy women are actively participating in online business nowadays and trying to overcome the economic problems in their lives. Islam is a complete and perfect Shariat and a moderate religion, it likes moderation in everything, the Islamic system is not a dry system; in which there is no room for fun and liveliness; rather, it is a religion that is compatible with human nature and utilizes natural purposes.

Keyword: *Social Media, Women, Seerat Tayyaba, Enjoyment*

تمہید

دین اسلام سچائیوں پر مبنی ایک ایسی درس گاہ ہے جو تمام نسل آدم کو دُنیا میں امن وسکون اور ترقی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ آخرت کے دائمی نقصانات اور تکالیف سے بچنے اور محفوظ رہنے کے طریقے بھی بتاتا ہے یہ ہدایت ہے، نور مبین، حبل متین ہے، اسلام ایک ایسی تربیت گاہ ہے جو اپنے دنیا میں بسنے والوں کی ایسی راہنمائی کرتا ہے کہ انہیں غلامی سے سرداری، دشمنی سے دوستی، تکبر سے عاجزی، جنگ سے امن، نفرت سے محبت، اندھیرے سے روشنی اور سب سے بڑھ کر عدم کو وجود عطا کرتی ہے۔ عورت معاشرہ کا مرکزی کردار ہے عورت کے کسی رشتے کو مقدس قرار دیا جائے یہ امتیاز انتہائی مشکل ہے جس نظر سے بھی دیکھا جائے اس میں ایک تقدس ہے، مختلف شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد سماجی فلاح وبہبود معاشرتی نظم وضبط، سیاست، معاشی استحکام اوور دیگر شعبوں میں خواتین کے کردار کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ روے زمین پر نوع انسانی کی بقا کا سفر تنہا کسی ایک صنف کے دائرہ اختیار سے باہر ہے لہذا خواتین کی اہمیت سے انکار کا تو کوئی جواز ہی نہیں عورت ہر روپ اور ہر رشتہ میں عزت، وقار کی علامت، وفاداری اور ایثار کا پیکر سمجھی جاتی ہے، عورت کو معاشرے میں باعزت مقام دیا، کہیں بیٹی، کہیں ماں، کہیں بیوی اور کہیں بہن جیسے عظیم الشان رشتوں کے حقوق کی تکمیل کی گویا اسلام نے عورت کو عزت وعظمت کی نہ صرف مخلوق سمجھا بلکہ عورت کی عزت وتکریم کا حکم بھی دیا ہے۔ لہذا معاشرہ میں عورت کا ایک اہم کردار ہے اس اعتبار سے عورت پر ضروری ہے کہ وہ اپنی عزت وعظمت اور اپنے مقام کو سمجھے اور ہر طرح کے ایسے محرکات سے اپنے آپ کو بچائے جس سے اس کی عزت میں کمی واقع ہو۔

دیکھا جائے تو آج کے دور میں سوشل میڈیا بہت زیادہ عام ہو گیا ہے۔ ہر دوسرا شخص سوشل میڈیا کا عادی ہو چکا ہے جس میں نوجوان، خواتین بچے بڑے سب شامل ہیں۔ حالانکہ سوشل میڈیا کے بہت سے مثبت اثرات بھی نظر آتے ہیں جیسا کہ طالب علم گھر بیٹھے آن لائن کورسز سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ تاجر حضرات آن لائن آسانی سے کاروبار چلا رہے ہیں۔ اسی طرح خواتین کی زندگی میں بھی سوشل میڈیا بہت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس سوشل میڈیا کے ذریعے ضرورت مند خواتین آج کل آن لائن بزنس میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں اور اپنی زندگی میں آنے والے معاشی مسائل پر قابو پانے کی کوشش کر رہیں ہیں۔

اسلام میں خواتین کے حقوق تفریح

اسلام کامل و مکمل شریعت اور اعتدال پسند مذہب ہے، ہر چیز میں میانہ روی کو پسند کرتا ہے، اسلامی نظام کوئی خشک نظام نہیں؛ جس میں تفریح طبع اور زندہ دلی کی کوئی گنجائش نہ ہو؛ بلکہ وہ فطرتِ انسانی سے ہم آہنگ اور فطری مقاصد کو بروئے کار لانے والا مذہب ہے۔ اس میں نہ تو خود ساختہ "رہبانیت" کی گنجائش ہے، نہ ہی بے ہنگم تقشف اور جوگ کی اجازت ہے۔ آسانی فراہم کرنا اور سختیوں سے بچانا شریعت کے مقاصد میں داخل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ [1]. اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی فراہم کرنا چاہتا ہے، دشواری پیدا کرنا نہیں چاہتا ہے)۔ اسلام کا تصور تفریح کی اساس قرآنی تعلیمات اور احادیثِ نبوی پر ہے۔ البتہ ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر عورت بھی ایک انسان ہے، اسکو بھی گھر سے باہر جانے کی ضرورت پیش آسکتی ہے، اس کے دل میں بھی گھر سے باہر نکلنے کی خواہش ہوتی ہے، تاکہ وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے ملاقات کرے، اور بعض اوقات اپنی ذاتی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے بھی باہر نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے، اور بعض اوقات اس کو جائز تفریح کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو ان کاموں کے لئے گھر سے باہر جانے کی اجازت ہونی چاہئے۔ خوب سمجھ لیجئے کہ یہ جو حکم ہے کہ گھر میں قرار سے رہو، اس کا یہ مطلب نہیں کہ گھر میں تالہ لگا کر اس کو اندر بند کر دیا جائے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ضرورت کے وقت گھر سے باہر بھی جاسکتی ہے، ویسے تو اللہ تعالیٰ نے عورت پر کسی زمانے میں بھی روزی کمانے کی ذمہ داری نہیں ڈالی، شادی سے پہلے اس کی مکمل کفالت باپ کے ذمہ ہے، اور شادی کے بعد اس کی تمام کفالت شوہر کے ذمہ ہے۔ لیکن جس عورت کا نہ باپ ہو اور نہ شوہر ہو، اور نہ معاشی کفالت کا کوئی ذریعہ موجود ہو۔ تو ظاہر ہے کہ اس کو معاشی ضرورت کے لئے گھر سے باہر جانا پڑے گا، اس صورت میں باہر جانے کی اجازت ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں عرض کیا جائز تفریح کے لئے بھی گھر سے باہر جانے کی اجازت ہے۔ آنحضرت ﷺ بعض اوقات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ گھر سے باہر بھی لے کر گئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي قَالَ: «هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ.[2]

حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں ایک مرتبہ سفر کے موقع پر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھی میں نے آپ سے دور میں مقابلہ کیا اور دوڑ میں آپ سے آگے نکل گئی، جب میں فربہ ہوگئی تو میں نے آپ ﷺ سے مقابلہ کیا، اس بار آپ ﷺ دوڑ میں آگے نکل گئے۔ آپ نے فرمایا یہ پچھلی سبقت کا بدلہ ہوگیا

اب ظاہر ہے کہ دوڑ لگانا ایک جائز تفریح تھی، اس جائز تفریح کا بھی آنحضرت ﷺ نے اہتمام فرمایا، اس لئے ایک خاتون کو اس کی بھی ضرورت ہوتی ہے، اس قسم کی تفریح کی اجازت ہے، بشرطیکہ جائز حدود میں ہو، بے پردگی کے ساتھ نہ ہو، اور غیر محرموں کے ساتھ نہ ہو۔ اسلام نے مرو عورت کو ہر اس طرح کی تفریح کی اجازت دی ہے جو اللہ کی ناراضگی کا سبب نہ بنے، جیسا کہ دوست احباب سے ملنا بھی تفریح کا ایک ذریعہ تصور کیا جاتا ہے، تمام اہل و اعیال سب اکھٹے ہوتے ہیں اور بڑوں اور چھوٹوں کے لئے تفریح کا سامان مہیا ہو جاتا ہے، ایسے میں اسلام نے اہل و اعیال سے ملنے اور روابط قائم کرنے کا حکم فرمایا، پھر اسی طرح اگر ہم گھومنا پھرنا بھی انسان فطرت کا تقاضہ ہے اور اسے اس فعل سے راحت محسوس ہوتی ہے۔

لہذا اگر حج جیسی عبادت کا اگر جائزہ لیا جائے تو جہاں حج ایک اہم عبادت ہے وہاں مختلف لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا اور ایک دوسرے سے روابط کا قائم ہونا بھی قلبی راحت و تفریح کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ پھر عیدین کے تہوار بھی اسی زمرے میں داخل ہو جاتے ہیں، معاشرے میں دعوت طعام پر اکھٹے ہونا بھی تفریح اور راحت کا ایک ذریعہ ہے لہذا اسلام نے بھی اس کی اجازت دی ہے اکثر احادیث مبارکہ سے ثابت بھی ہوتا ہے کہ اکثر صحابہ کرام حضور ﷺ کے گھر تشریف لے جاتے جہاں بیٹھ کر کھانے پینے کے معاملات ہوتے اور پھر اسی محفل میں کچھ مزاح بھی ہوتا۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "رَوِّحُوْا الْقُلُوْبَ سَاعَةً فَسَاعَةً"[3]. یعنی دلوں کو تھوڑے تھوڑے وقفے سے آرام بھی دیا کرو۔

لفظ "تفریح" لغوی معنی و مفہوم

لفظ "تفریح" عربی زبان میں لفظ "فرح" سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں "خوشی "ہنسی مزاح، فرحت اور سکون و اطمینان وغیرہ حاصل کرنا۔ علامہ جرجانیؒ معرکتہ الآراء کتاب کتاب التعریفات میں لفظ "فرح" کی لغوی معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **الفرح: لذة في القلب؛ لنيل المشتهى.** [4] یعنی فرح اپنی پسندیدہ چیز کو پالینے پر دل کو حاصل ہونے والی لذت کو کہا جاتا ہے۔ علامہ راغب اصفہانیؒ لفظ "فرح" کے معنی تحریر فرماتے ہیں: **الفرح انشراح الصدر بلذه عاجلة واكثر ما يكون ذالک فی اللذات البدنيه**[5] الفرح کے معنی کسی فوری، یا دنیوی لذت پر انشراح صدر کے ہیں، اور اس کا اطلاق بدنی لذتوں پر خوش ہونے کے معنی میں آتا ہے۔

علامہ قرطبیؒ تفریح کی تعریف میں لکھتے ہیں:

وَالْفَرَحُ لَذَّةٌ فِي الْقَلْبِ بِإِدْرَاكِ الْمَحْبُوبِ" [6]

یعنی محبوب چیز کو پالینے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اسے فرحت اور خوشی کہا جاتا ہے۔ الغرض اپنی پسندیدہ اور محبوب چیز کو حاصل کرکے دل کو فرحت بخشنا تفریح کہلاتا ہے۔

قرآن کریم میں لفظ فرح "اتراہٹ، اور خوشی" کے معنی میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سورۃ یونس میں فرح "خوشی اور مسرت" کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا [7]

"آپ ﷺ فرما دیجیے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے ہے، پس اس پر چاہیے کہ وہ لوگ خوش ہوں۔"

اسی طرح دوسری جگہ جنتیوں کے خوشیاں منانے اور نعمتوں کے حصول پر مسرت ہونے کا ذکر کرتے ہوئے یوں ارشاد ہے:

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ" [8]

شہداء لوگ، (جنت میں) ان نعمتوں پر جو کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے فضل و کرم سے عطا کی ہیں، خوشیاں مناتے ہیں"۔

انسان کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے نوازے تو وہ ان پر پھول جاتا ہے، اس کی گفتگو، اس کا لباس، اس کی چال ڈھال، اس کے رنگ ڈھنگ، غرض اس کی ایک ایک ادا سے کبر و غرور ٹپکنے لگتا ہے۔ اور اس کے مزاج میں اتراہٹ پیدا ہو جاتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قارون کے فخر و غرور اور اس کی اتراہٹ پر اس کی قوم کی طرف سے اس کو کی گئی تنبیہ یوں نقل فرمائی ہے: "لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ " [9]۔ "کہ تم مت اتراؤ (کیونکہ) بے شک اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں فرماتا" لہٰذا (تفرح : تو فرحت پائے۔ تو اترائے۔ تو خوش ہو جائے، یہاں اترانا مراد ہے)۔

اور اسلام نے ہر اس طرح کی تفریح کی مذمت کی ہے جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنے، محافل میں نامحرم مرد وعورت کا ایک ساتھ بیٹھنا، محافل میں ایک دوسرے پر طنز طعنہ کرنا، مزاق اڑانا، یہ وہ تفریح کے ذرائع ہیں جو ہمارے معاشرے میں رائج ہیں۔ ہمارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی نمونہ ہے۔آپ جہاں ایک طرف اتنی نمازیں پڑھتے تھے کہ قدم مبارک پر ورم آ جاتا تھا وہیں آپ صحابہ کرام سے ہنسی مذاق اور دل لگی بھی کرتے تھے۔اس کی سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ اسلام سستی اور کاہلی کو پسند نہیں کرتا بلکہ چستی اور خوش طبعی کو پسند کرتا ہے۔ شریعت کی تعلیمات اس امر کا تقاضہ کرتی ہیں کہ مسلمان شریعت کے تمام احکام پر خوشی خوشی عمل کرے۔ یہ عمل تنگ دلی کے ساتھ نہ ہوں کیوں کہ سستی اور تنگ دلی کے ساتھ عبادات کو انجام دینا نفاق کی علامت ہے۔ سستی اور کاہلی بے جا فکر مندی اتنی ناپسندیدہ چیز ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان امور سے پناہ مانگی ہے۔اسی لیے آپ دعا فرماتے تھے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحَزَنِ [10]

جیسے جیسے دنیا ترقی کی منازل طے کرتی گئی اور مہذب ہوتی گئی انسانوں نے کلچر اور آرٹ اور تفریح کے نام پر نئے نئے کام سر انجام دینا شروع کر دیئے، جب تک یہ تفریحی مواقع کی حدود واضح رہیں تو معاشرہ بھی اس سے لطف اندوز ہوتا رہا اور جب حدود سے ماوراء ہوئے تو اس سے پورا معاشرہ بدامنی کا شکار ہوا اور مسلسل بداخلاقی گراوٹ کا شکار ہو گیا۔ جن میں ایک تفریح کا ذریعہ سوشل میڈیا پر غیر ضروری حرکات وسکنات کو بھی قرار دیا جاتا ہے۔

سوشل میڈیا ایک تعارف

جدید ٹیکنالوجی اور عصر حاضر کے تناظر میں میں سوشل میڈیا کو بطور ایک ایک بہترین تفریح استعمال کیا جارہا ہے، اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ فیس بک کے اعداد و شمار کے مطابق ہر روز تقریباً دو لاکھ افراد اس سائیٹ کے ممبر بنتے ہیں۔ حال ہی میں پاکستان میں فیس بک صارفین کی تعداد ایک کروڑ ۲۰ لاکھ سے بڑھ گئی ہے جو پاکستان کی کل آبادی کے سات فیصد کے قریب بنتا ہے۔ اور ایک اندازے کے مطابق اس میں سب سے زیادہ تعداد بچوں اور نوجوانوں کی ہے۔ فیس بک، ٹوئیٹر، موبائل ایس ایم ایس، واٹس ایپ، وائبر، ٹک ٹاک فوری طور پر ملنے والی عوامی رابطہ ویب سائیٹس ہیں۔ سوشل میڈیا نے جہاں مردوں کو تفریح کا موقع فراہم کیا وہیں خواتین بھی اس سے پوری طرح مستفید ہو رہی ہیں، ایک وقت تھا جب صرف مرد حضرات ان ویب سائٹس کا زیادہ استعمال کرتے نظر آتے تھے، مگر آج یہ صورتحال ہے کہ خواتین بھی اس دوڑ میں پوری طرح شامل ہو چکی ہیں۔ ایک طرف وہ خواتین جو کاروباری شعبے میں اپنا مقام بنا رہی ہیں ان میں سے بیشتر خواتین اپنے ذاتی کاروبار سے وابستہ ہیں اور جنہوں نے چھوٹے پیمانے پر اپنے کام کا آغاز کیا اور اب اکثر خواتین آن لائن بزنس چلا رہی ہیں۔

مگر جس طرح ہر چیز کے مثبت پہلو بھی ہوتے ہیں اور منفی بھی، یہی کچھ حال سوشل میڈیا کا بھی ہے جہاں سوشل ویب سائٹس انفرادی اور گروہی سطح پر باہمی رابطوں کا ذریعہ اور اطلاعات اور خبروں کی ترسیل کا موثر ترین وسیلہ بن کر سامنے آئی ہے، وہیں ان کی وجہ سے معاشروں میں بہت سی اخلاقی اور سماجی خرابیوں نے بھی فروغ پایا ہے۔ ایسے معاشروں میں پاکستانی معاشرہ بھی ہے جہاں ہر ٹیکنالوجی کے منفی اثرات، مثبت اثرات سے کہیں زیادہ ہیں۔ سوشل میڈیا کی ویب سائٹ فیس بک اس صورتحال کی اہم مثال ہے جو کچھ وقت پہلے تک اطلاعات کے پھیلاؤ، تفریح اور علم کے حصول کا مؤثر ترین ذریعہ تھی مگر آج ہمارے معاشرے کے مختلف افراد اسے لوگوں کو بدنام کرنے، بے بنیاد اور من گھڑت خبریں پھیلانے اور تصاویر، خاکوں اور وڈیوز میں من مانی ردوبدل کر کے لوگوں کو بلیک میلنگ کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق جہاں سوشل میڈیا ویب سائٹ نے دوسروں کے ساتھ مربوط ہونے اور باہمی رابطے بڑھانے کا ایک اضافی طریقہ فراہم کیا ہے وہیں یہ ممکنہ طور یہ ممکنہ طور پر سائبر غنڈہ گردی، سماجی رقابت اور تنہائی کا بھی ذریعہ بن رہا ہے۔

کیلیفورنیا یونیورسٹی کے محقق اور ماہر نفسیات لیری روزن کی تحقیقات کے مطابق فیس بک اور دیگر ویب سائٹس کے زیادہ استعمال سے انسان میں خود پرستی، نفسیاتی مشکلات، سماج دشمن رویئے اور پر تشدد جذبات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تفریح اور زندہ دلی و خوش طبعی انسانی زندگی کا ایک خوش کن عنصر ہے، اور جس طرح اس کا حد سے متجاوز ہو جانا نازیبا اور مضر ہے۔

ہمارے معاشرے میں سوشل میڈیا کے غلط استعمال کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ہم لائکس اور کمینٹس کے چکر میں ہر طرح کے رشتے کو پامال کر رہے ہیں، سوشل میڈیا کی مشہور ایپ ٹک ٹاک پر کچھ اکاؤنٹ ایسے بھی ہیں جو کہ محض فالوورز اور شہرت کی خاطر غیر اخلاقی حرکتیں کرتے ہوئے بھی پائے گئے ہیں۔ انہی وجوہات کی بنا پر حکومت پاکستان نے ٹک ٹاک ایپلیکیشن پر پابندی عائد کی تھی۔ اسی پلیٹ فارم پر کچھ ایسے اکاؤنٹ بھی ہیں جو کہ بے ہودہ مواد کو پروموٹ کر رہے ہیں۔ مقدس اور تاریخی مقامات پر پر رقص کرتی ایک ٹاک ٹاکر کی ویڈیو نے اس وقت اخلاقی اقدار کی پامالی کی تھی، جب یہ ویڈیو ٹک ٹاک اکاؤنٹ پر اپلوڈ کی تھی۔ ان خاتون کی اس ویڈیو کو سوشل میڈیا پر شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا۔

ان غیر مہذب ویڈیوز میں معاشرتی اقدار کی نا صرف پامالی ہو رہی ہے بلکہ معاشرے میں ہونے والے متعدد واقعات کی وجہ بھی بن رہا ہے، جس میں زیادتی سمیت کئی واقعات شامل ہیں۔ سوشل میڈیا جس میں فیس بک، واٹس ایپ، انسٹا گرام اور دوسرے لاتعداد ایسے سافٹ وئیر / ویب سائٹس شامل ہیں جو آج کے انسان کو نہایت جدید انداز کے ساتھ پیغام رسانی اور ایک دوسرے کے ساتھ روابط قائم کرنے کا موقع مہیا کرتا ہے، اگر اِن سب میں پھر اُس کو چُنا جائے جو بہت ہی زیادہ مقبول ہوا ہے تو وہ ہے فیس بک، فیس بک کے صارفین تقریباً دوسرے تمام ویب سائیٹس سے زیادہ ہیں، فیس بک جہاں ایک طرف آپ کو روابط قائم کرنے کی آسان ترین سہولت مہیا کرتی ہے وہاں دوسری طرف ہر صارف کو ایک ایسا نہایت شاندار پلیٹ فارم بھی مہیا کرتا ہے جہاں پر صارف اپنی زندگی کی خوبصورت یادیں محفوظ رکھ سکتا ہے اگر صارف شاعر ہیں تو اُس کی شاعری نہایت خوبصورت لفظوں میں محفوظ ہوتی ہے، اگر کوئی نثر نگار ہے تو اُس کی بھی ہر کاوش کے لئے جگہ موجود ہے، اگر کوئی عکس بندی کا شوقین ہے تو اُس کے لئے تو اور بھی سہولت ہے غرض یہ کہ ہر ایک کے لئے فیس بک اپنی خدمات پیش کر دیتا ہے۔

اب جب اِس کی افادیت کے بارے میں کچھ باتیں ہو چکی ہیں تو آتے ہیں اِس کی بہت سے الجھنوں کی طرف، یوں تو اِس شاہکار میں الجھنیں کافی زیادہ ہیں جیسے کہ وقت کا ضیاع، پسند ناپسند مواد کا آپ کے ساتھ جُڑ جانا مطلب "ٹیگ مافیا"، بغیر جان پہچان کے متواتر فرینڈ ریکوسٹ آنا جو کہ صنفِ نازک کے لئے خاصا بڑا مسئلہ بن چکا ہے، وغیرہ وغیرہ

اب ہم بات کرتے ہیں اِس ویب سائٹ کی اُن نفسیاتی اور کسی قدر ذہنی اذیت ناک دو حصوں کی طرف جسے اِس کی زبان میں ایک کو لائک اور دوسرے کو کمینٹ کہتے ہیں، یہ دونوں انگریزی زبان کے الفاظ ہیں جن کے اُردو معانی بالترتیب لائک کرنا یعنی پسند کرنا اور دوسرا کمینٹ یعنی اپنی رائے دینے کے ہیں۔

ایک عام اندازے اور جائزے سے اگر دیکھا جائے تو یہ دونوں خصوصیات انسان کو شخصی آزادی مہیا کرتی نظر آتی ہے یہ آپ کو اِس کی کھلی اجازت دیتی ہے کہ آپ کسی کے بھی مواد پر اپنی پسندیدگی یا ناپسند کا اظہار کرسکتے ہیں یہ تو ہوئی اختیار کی باتیں کہ آپ جو چاہیں کریں کسی کو اچھا سمجھیں یا برا اپنی پسند کا اظہار کرسکتے ہیں۔ المیہ یہ ہے کہ آج کل یہ رجحان بہت وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا ہے کہ لوگ دوسروں کے اِنہی لائکس اور کمینٹس کو حاصل کرنے کے لئے عجیب وغریب حرکتیں کررہے ہیں، اِن حرکتوں میں انسانی سے لیکر حیوانی جذبات تک سب شامل ہیں بہت سے ایسے کام ہونگے جو ایک نارمل انسان کرنا تو دور دیکھنا بھی گوارا نہیں کرے گا، کچھ قارئین کے لئے پیش خدمت ہیں۔

خواتین کے حقوق تفریح اور سوشل میڈیا

(1) تفریحی مقامات پر خواتین کا گھر سے باہر جانا:

1948 میں فریمنگھم (Framingham) ریسرچ نے اس موضوع پر سروے کیا اور 20 سال بعد دوبارہ ان خواتین سے رابطہ کیا۔ سروے کے مطابق چھ سال میں ایک بار سیر و تفریح کرنے والی خواتین میں سال میں دو بار سیر و تفریح کرنے والی خواتین کے مقابلے میں قلبی امراض کے امکانات آٹھ گنا زیادہ تھے۔ ایک تحقیق میں نیویارک سٹیٹ یونیورسٹی کے محققین نے ایسے 12000 مردوں کا نو سال تک مطالعہ کیا جن میں دل کو خون پہنچانے والی شریان کے مرض میں مبتلا کا ہونے کا شدید خطرہ لاحق تھا۔ تحقیق کے مطابق سیر وسیاحت نہ کرنے والے مردوں میں دل کا دورہ پڑنے سے موت کے خدشات 32 فیصد زیادہ نکلے۔ سیر وسیاحت نہ صرف تفریح کا ذریعہ ہے بلکہ یہ جسمانی اور ذہنی صحت کیلئے بھی بے حد مفید ہے۔ سفر کرنے سے ہمیں نئے کھانے، نئے ماحول کو دیکھنے اور مختلف زبانیں سننے اور بولنے جیسی دماغ کی نشوونما کرنے والی سرگرمیاں سرانجام دینے کا موقع ملتا ہے۔ سیر وسیاحت سے ہمارا دل بھی صحت مند رہتا ہے۔ ماہر نفیات کا کہنا ہے انسانی فطرت کا تقاضہ ہے کہ وہ ایک ماحول سے اکثر بور ہو جاتا ہے لہٰذا اسے ضرورت ہوتی ہے کہ وہ کچھ وقت اپنے ماحول سے نکل کر کسی خوشگوار ماحول میں جائے اور یہی خوشگوار ماحول اس کے لئے قلبی راحت کا ذریعہ بن جاتا ہے، ا انسانی صحت کیلئے سیر وسیاحت کی اہمیت کے حوالے سے ماہرِ نفسیات سائرہ خان کہتی ہیں

> ”جب انسان سیر وسیاحت کرتا ہے تو اس کے دماغ میں مختلف کیمیکلز خارج ہوتے ہیں جو انسان کے مزاج پر اثر انداز ہوتے ہیں، اسی لیے بہت سے ماہرِ نفسیات سیر و سیاحت کا مشورہ دیتے ہیں۔ بہت ساری ریسرچز سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اگر کوئی شدید ذہنی دباؤ کا شکار شخص کسی جگہ کی سیر کے لیے نکلے

تو اس کے ذہنی تناؤ میں 80 فیصد سے زائد کمی آجاتی ہے۔ نئی جگہوں کو دیکھنا، اور نئے لوگوں سے ملنا ڈپریشن میں کمی لاتا ہے"۔

اکثر و بیشتر سوشل میڈیا پر آئے دن لوگ اپنے گھومنے پھرنے اور تفریحی مقامات کی تصاویر چسپاں کرتے ہیں اور خوب لائکس اور کمینٹ کی صورت میں داد وصول کرتے ہیں۔ جہاں تک اس میں خواتین کی بات ہے تو پاکیزہ معاشرہ اور صاف ستھری سوسائٹی کے لیے عورتوں کو گھروں میں رکھ کر گھریلو ذمہ داریاں ان کو دی گئیں اور مردوں کو باہر کی ذمہ داریوں کا پابند کر کے مردوں اور عورتوں کو باہمی اختلاط سے روکا گیا؛ تاکہ ایک صاف ستھرا اور پاکیزہ معاشرہ وجود میں آسکے لیکن اب سیر و تفریح کے نام پر خواتین کا نامحرم کے ساتھ گھومنا پھرنا، نامحرموں کے لئے زیب و زینت کرنا معمول بنتا جارہا ہے اور اکثر و بیشتر ایسی حرکات و سکنات کی جاتی ہیں جس سے سوشل میڈیا پیجز پر لائکس اور کمینٹس کے ذریعے خوب داد وصول کی جاسکے۔

اس طرح کی تفریح خواتین کے لئے نہ صرف مذہب اسلام نے مذمت کی بلکہ خود خواتین بھی پریشانی اور مشکلات سے دوچار ہو رہی ہیں، معاشرے میں آئے دن ایسے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں جس میں خواتین کی عصمت دری کے واقعات اور ان کے ساتھ بداخلاقی رویے عام ہوتے جارہے ہیں، لہٰذا اسلام نے خواتین کی عزت کو پامال ہونے سے بچانے کے لئے ہدایت فرمائی جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى [11] "تَبَرُّجَ" کا معنی ہے عورت کا غیر محرم مردوں کے سامنے اپنی اس زینت کا اظہار کرنا جسے چھپانا واجب ہے، یعنی اسلام سے پہلے جاہلیت کے دور میں عورتیں جس طرح بن سنور کر اور زینت لگا کر مردوں کے سامنے آتی تھیں تم ایسا مت کرو۔ یہاں "الْأُولَى" کا لفظ احتراز کے لیے نہیں بلکہ جاہلیت جہلا کی طرح یا تو ایک محاورہ ہے، یا اسلام سے پہلے کی حالت کے اعتبار سے "الْأُولَى" فرمادیا ہے۔

جاہلیت میں رواج تھا کہ عورتیں بناؤ سنگار کر کے بے پردہ باہر نکلا کرتی تھیں اے مسلمان بہن بیٹیوں کو تو مزید سخت احتراز کی ضرورت ہے جہاں جہاں بوقتِ حاجت جانے کی اجازت ہے اس کے متعلق یہ ہدایت ہے:

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ الخ [12]

یعنی اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی ازواجِ مطہرات اور بناتِ طاہرات اور مسلمانوں کی بیبیوں سے کہہ دیجیے کہ سر سے نیچے ڈال لیا کریں اپنے چہروں تھوڑی سی اپنی چادروں کو تاکہ پہچان ہو جایا کرے پس وہ آزار و تکلیف نہ دی جائیں گی۔ (شریر قسم کے لوگوں سے حفاظت ہو جائے گی)۔

احادیث مبارکہ میں بھی پردۂ شرعی کی سخت تاکید ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہے تو ایسی صورت میں محض طبیعت کو خوش کرنے کی خاطر مذکور فی السوال نوعیت کے سیر و تفریح کے مقامات پر جانے کی اجازت نہیں ہو سکتی، البتہ ان کی طبیعت کو خوش کرنے کے لیے شوہر اور ماں باپ وغیرہ خوش خلقی، نرمی شفقت اور حسنِ اخلاق کا اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا برتاؤ رکھیں گے تو ان کے حق میں یہی ان شاء اللہ نہ صرف یہ کہ کافی ہو جائے گا بلکہ موجودہ تفریح گاہوں کے مقابلہ میں زیادہ خوش کن ثابت ہو گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا :دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ۔" [13]

جب عورت پنج وقتہ نماز ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی حیا اور عِفّت کی حفاظت کرے اور (جائز کاموں میں) اپنے شوہر کی اطاعت کرے؛ تو وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

خواتین کو کب سیر و سیاحت اور تفریح کے لئے جانے کی اجازت ہے

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک صحابی حضور اقدس ﷺ یہ دعوت مدینہ طیبہ میں نہیں تھی، بلکہ مدینہ طیبہ سے باہر کچھ فاصلے پر ایک بستی میں یہ دعوت تھی، اب آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر چلے راستے میں ایک کھلا میدان آیا جس میں کوئی دوسرا شخص موجود نہیں تھا، اس وقت آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑ لگائی۔

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہی معلوم ہوتا ہے عورت کا اپنے باپ، بھائی، یا محرم کے ساتھ کسی بھی سیر و سیاحت یا تفریح کے کے لئے جانے کی ممانعت نہیں ہے البتہ اسلام نے یہ ضرور ہدایت دیں کہ عورت کی عزت و قار محفوظ رہے اور شریر لوگوں کے شر سے محفوظ رہے۔

(2) سوشل میڈیا پر بے بنیاد خبریں پھیلانا

'فیک نیوز' یا جعلی خبروں کے بارے میں ہونے والی دنیا کی سب سے بڑی تحقیق کے بعد ماہرین کا کہنا ہے کہ جعلی خبریں بہت تیزی سے اور بہت دور تک پھیلتی ہیں۔ اس حد تک کہ صحیح خبریں بھی ان کے سامنے ختم ہو جاتی ہیں۔ گذشتہ دس برسوں میں انگریزی زبان میں 30 لاکھ افراد کی سوا لاکھ سے زیادہ ٹویٹس پر تحقیق کے بعد محققین کا دعویٰ ہے کہ جعلی خبریں زیادہ تیزی سے پھیلتی ہیں۔ تحقیقی میگزین 'سائنس' میں شائع ہونے والی یہ رپورٹ ٹوئٹر پر پھیلنے والی جعلی خبروں پر مبنی ہے لیکن ماہرین کا خیال ہے کہ یہ نتائج فیس بک اور یوٹیوب سمیت سبھی سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے لیے صحیح ہیں۔

"اس ریسرچ کی نگرانی کرنے والے میساچوسیٹس یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی میں ڈیٹا پر تحقیق کرنے والے سوروش ووشوگی نے بتایا کہ 'ہماری ریسرچ میں یہ واضح ہے کہ یہ انسانی مزاج کی کمزوری ہے کہ وہ ایسا مواد پھیلائے۔ ان کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ افواہیں پھیلانا یا ان پر یقین کر لینا انسانی مزاج کا حصہ ہے اور سوشل میڈیا سے انھیں ایک ذریعہ مل گیا ہے"۔[14]

سوشل میڈیا پر تقریباً ہر طرح کے موضوعات پر جھوٹی اور غیر مصدقہ خبریں پھیلائی جاتی ہیں، ایسے معاشرے میں سوشل میڈیا فیک نیوز کا گڑھ بنتا جا رہا ہے، اس پر وائرل ہونے والی بہت سی معلومات جھوٹی اور بے بنیاد ہوتی ہیں۔ لوگ اپنی سادہ لوحی میں ایسی جھوٹی خبروں پر اعتماد بھی کر لیتے ہیں اور اس بات کی اہم وجہ یہ بھی سامنے آتی ہے کہ لوگوں کو ان کی پسند کی خبروں میں دلچسپی پیدا ہو لہذا اکثر و بیشتر خواتین و حضرات اپنے سوشل اکاونٹ پر ویور وز بڑھانے، اور لائکس اور کمینٹس کی تگ و دو میں لگ جاتے ہیں۔ جہاں ان میں نہ صرف مرد حضرات بلکہ خواتین بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ اسلام نے ایسے معاشرے کے لئے جہاں جھوٹ اور غیر مصدقہ خبریں پھیلنے کا اندیشہ ہو ایک قائدہ کلیہ عطا کیا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَــهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ [15]

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی اہم خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو، مبادا کسی قوم پر نادانی سے جا پڑو پھر تمہیں اپنے کیے پر پشیمانی ہو۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک اصولی ہدایت دی کہ کبھی بھی کسی اہم خبر پر بغیر تحقیق کیے یقین نہیں کرنا چاہیے۔ پوری تحقیق کے بعد کوئی قدم اٹھانا چاہیے کیونکہ اس طرح انسان یا جماعت برے وقت پریشانی اور نقصان سے بچ سکتے ہیں۔ یہی اصول افواہوں کے لیے بھی بنایا گیا ہے۔ کیونکہ کسی بھی جماعت یا طبقہ کو شکست دینے کا بہت بڑا ہتھیار یہ ہے

کہ غلط افواہیں پھیلا کر ان میں بے چینی، بے سکونی اور بد اعتمادی پیدا کر دی جائے اس طرح کا اندرونی انتشار کسی قوم کو تباہ کرنے کے لیے بہترین ہتھیار ہے۔ کسی بھی شخص کو یہ اجازت نہیں کہ بلا تحقیق کسی خبر کو آگے پہنچائے۔ ایسا شخص فاسق کہلاتا ہے۔

فرمانِ مصطفٰے ﷺ ہے :كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِباً اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَاسَمِعَ [16]۔ یعنی کسی انسان کے جھوٹا ہونے کو یہی کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سُنائی بات) بِلا تحقیق (بیان کر دے۔

لوگوں کو ہنسانے اور تفریح کے لئے جھوٹ بولنے کی ممانعت

بسا اوقات سوشل میڈیا پر یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے تفریح اور ہنسنے ہنسانے کے لئے بلا جھجھک جھوٹ کا استعمال کرتے ہیں مذاق اور شغل کے طور پر بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے؛ کیوں کہ جھوٹ بالکلیہ حرام ہے، کسی بھی حالت میں جھوٹ بولنے کی گنجائش نہیں۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے مذاق میں بھی جھوٹی باتیں زبان سے نکالنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ القَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ [17] ۔ خرابی ہے اس کے لیے جو بات کرے تو جھوٹ بولے تا کہ اس سے قوم کو ہنسائے، اس کے لیے خرابی ہے، اس کے لیے خرابی ہے

حضرتِ سیّدُنا امام محمد بن محمد غزالی فرماتے ہیں:

> لہٰذا جو آدمی اس قدر کھرا اور صاف گو ہو اوراس قسم کی باتوں)مثلًا غیبتوں ، چغلیوں ، ریاکاریوں، خود پسندیوں، خوشامدوں وغیرہ وغیرہ(سے بچ سکتا ہو، وہ بے شک لوگوں میں مِل جُل کر رہے، ورنہ اپنا نام مُنافقوں کی فہرست میں لکھوانے پر راضی ہو جائے [18]۔

(3) ایک دوسرے کی غیبت یا خامیاں بیان کرنا

سوشل میڈیا پر تفریح کا ایک ذریعہ ایک دوسرے کی غیبت کرنا اور ایک دوسرے کی خامیاں نکالنا بھی تفریح کا ایک ذریعہ سمجھا جاتا ہے بسا اوقات اپنے سوشل میڈیا پیج کے ذریعے ایک خاتون سیاست دان تفریحی الفاظ ادا کرتے ہوئے دوسری پارٹی کی خواتین پر بے بنیاد الزام عائد کرتی ہیں اور کبھی ان پر مذاق کے انداز تہمت تک لگا دی جاتی ہے، اور دوسری جانب سے بھی اسی طرح کے واقعات دیکھنے کو ملتے ہیں، اسی طرح شوبز وغیرہ سے تعلق رکھنے والی خواتین بھی اپنے ہی فیلڈ کی خواتین پر جملے کسنا، خامیاں نکالنا، یا ان کی برائیاں کرنا وغیرہ کا کام کرتی ہیں۔

اسلام میں بنیادی طور پر گناہوں کو دو درجات گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ میں تقسیم کیا گیا ہے، گناہ کبیرہ کے سلسلہ میں سخت وعید ملتی ہے اور بتایا جاتا ہے کہ اس میں معافی اور بچت کی امید نہیں ہے، گناہ کبیرہ میں اول الذکر شرک ہے کہ جس میں کوئی راہ مغفرت نہ ہے، مشرک دونوں جہانوں میں ذلیل وخوار ہی ہوگا اور اس کا کوئی بھی پرسان حال نہ ہوگا، جب کہ غیبت کا شمار بھی گناہ کبیرہ میں ہی آتا ہے اور اس حوالہ سے اس قدر ممانعت ہے کہ عام زندگی میں اس کا تصور بھی محال ہے، اللہ اور اس کے محبوبؐ نے غیبت کو پسند نہیں کیا اور غیبت کا شمار بھی گناہ کبیرہ میں ہی آتا ہے، اس حوالہ سے قرآن کریم میں آتا ہے کہ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ [19] اور نہ تم کسی کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی۔

یہاں بہت واضح ہے کہ اللہ تعالی نے غیبت کرنے سے منع فرمایا ہے اور غیبت کرنے کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔ حدیث مبارکہ میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد ہے:

> وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ ". قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ»[20] .
>
> حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگوں کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ باخبر ہے، فرمایا تمہارا اپنے بھائی کا ناپسندیدہ ذکر کرنا عرض کیا گیا فرمایئے تو اگر میرے بھائی میں وہ عیب ہو جو میں کہتا ہوں فرمایا اگر اس میں وہ ہو جو کہتا ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ نہ ہو جو تو کہتا ہے تو تو نے اسے بہتان لگایا اور ایک روایت میں ہے کہ جب تو اپنے بھائی کا وہ عیب بیان کرے جو اس میں ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر تو وہ کہے جو اس نے نہ کیا ہو تو تو نے اسے بہتان لگایا۔

لہذا تفریح کے حصول کے لئے کسی کی تحقیر کرنے کے لیے اس کی خامیوں کو ظاہر کرنا، اس کا مذاق اڑانا، اس کی نقل اتارنا یا اس کو طعنہ مارنا یا عار دلانا یا اس پر ہنسنا یا اس کو بُرے بُرے اَلقاب سے یاد کرنا اور اس کی ہنسی اُڑانا محض قومیَّت کی بنا پر ان کا تَمَسْخُر اور اِستہزاء کرتے اور مذاق اڑانا رہتے ہیں اور قِسم قسم کے دل آزار اَلقاب سے یاد کرتے رہتے ہیں، کبھی طعنہ زنی کرتے ہیں، کبھی عار دلاتے ہیں، یہ سب حرکتیں حرام وگناہ اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں ۔ لہذا سوشل میڈیا پر بھی اور عام زندگی میں بھی ایسے کاموں سے بچنا ہر ایک کی ذمہ داری ہے

(4) مختلف ایپلیکیشنز کے ذریعے سے شکلیں بگاڑنا

اللہ کے نبی ہم سب کے آقا رحمت للعالمین سرکار کل عالم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگی تھیں یا اللہ میری امت کے اجتماعی گناہوں پر سابق امتوں کی طرح ان کی شکلیں نہ بگاڑنا ان امتوں پر جب خدا کا عذاب آتا تھا تو خنزیر، بندر اور دیگر مختلف شکلوں میں انسان تبدیل ہو جاتے تھے۔ اللہ پاک نے یہ دعا قبول کر لی اور اپنے حبیب سے فرمایا کہ اے محمد میں تو ان کی شکل نہیں بگاڑوں گا وہ اپنی شکلیں خود تبدیل کر دیں گے۔ آج کل سوشل میڈیا پر اس طرح کی ایپلیکیشنز متعارف کروائی جا رہی ہیں جن میں مختلف افیکٹ کے ذریعے چہرے پر کتے بلی چوہے گدھے یہاں تک یہ سور تک جیسے جانوروں کی تصویر اپنے چہرے پر لگاتے ہیں جو کہ ایک نہایت قبیح فعل ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ [21] بیشک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا، مسلم شریف کی حدیث پاک ہے۔ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبْ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ [22] جب تم اپنے بھائی سے جھگڑا کرو تو چہرے پہ مارنے سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پہ پیدا کیا ہے۔

(5) شوہروں کا ادب واحترام لازمی ہے

میڈیا اور سوشل میڈیا پر خواتین کی تفریح کا ایک ذریعہ دوسرے لوگوں کے سامنے اپنے شوہروں کا مذاق اڑانا، بھی شامل ہے، اکثر و بیشتر خواتین اس عمل سے خوب لطف اندوز ہوتی ہیں اور دوسری خواتین کو گویا یہ تاثر دیتی ہیں ان کے شوہر کی ان کے نزدیک کیا مقام ہے اور ان کی کیا عزت ہے بسا اوقات یہ عمل میاں بیوی کے درمیان جھگڑوں کا سبب بھی بن چکے ہیں۔ حدیث میں بہترین اور صالح ترین عورت کی یہ دو صفات بیان ہوئی ہیں:

أَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ' [23]

'اپنے بچوں پر جب کہ وہ کم عمر ہوتے ہیں، بڑی مہربان اور شفیق اور اپنے خاوندوں کے معاملات میں ان کے مفادات کا بہت خیال رکھنے والی۔"

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ عورت کا دائرۂ کار گھر کی چار دیواری ہے جس میں گھریلو امور سر انجام دینے کے علاوہ، مزید دو ذمے داریوں کا بوجھ بھی اس نے اٹھانا ہے۔ ایک بچوں کی حفاظت، جس میں حمل سے لے کر رضاعت (دودھ پلانے) تک اور اس کے بعد بھی تعلیم و تربیت تک کے مراحل ہیں۔ دوسرے خاوند کی خدمت و اطاعت کے امور کی انجام دہی۔ ایک اور حدیث مبارکہ ہے جس سے شوہر شوہر کی حیثیت اور اس کا مقام معلوم ہوتا ہے۔ لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ

لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِہَا ترجمہ: اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے[24]۔

لہٰذا اس طرح تفریح عوامل سے مرد و عورت کے درمیان جھگڑے کا سبب بنتے جا رہے ہیں اور اس کے سبب میاں بیوی (میں نااتفاقیاں بڑھتی جا رہی ہیں مرد کو عورت کی شکایت ہے تو عورت کو مرد کی، ہر ایک دوسرے کے لیے بلائے جان) وبال (ہے اور جب اتفاق نہ ہو تو زندگی تلخ اور نتائج نہایت خراب۔ آپس کی نااتفاقی علاوہ دنیا کی خرابی کے دِین بھی برباد کرنے والی ہوتی ہے اور اس نااتفاقی کا اثرِ بد) بُرا اثر (اِنھیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ اولاد پر بھی اثر پڑتا ہے اولاد کے دل میں نہ باپ کا ادب رہتا ہے نہ ماں کی عزت اس نااتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ طرفین) یعنی دونوں (میں ہر ایک دوسرے کے حُقوق کا لحاظ نہیں رکھتے اور باہم رواداری سے کام نہیں لیتے۔ لہٰذا ایسے عوامل تفریح سے باز رہنا ہی رشتوں کی ضمانت ہے۔

خلاصہ: اسلام کامل و مکمل شریعت اور اعتدال پسند مذہب ہے، ہر چیز میں میانہ روی کو پسند کرتا ہے، اسلامی نظام کوئی خشک نظام نہیں؛ جس میں تفریحِ طبع اور زندہ دلی کی کوئی گنجائش نہ ہو؛ بلکہ وہ فطرتِ انسانی سے ہم آہنگ اور فطری مقاصد کو بروئے کار لانے والا مذہب ہے۔۔ آسانی فراہم کرنا اور سختیوں سے بچانا شریعت کے مقاصد میں داخل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلاَ یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْر اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی فراہم کرنا چاہتا ہے، دشواری پیدا کرنا نہیں چاہتا ہے۔ عورت بھی ایک انسان ہے، اسکو بھی گھر سے باہر جانے کی ضرورت پیش آسکتی ہے، اس کے دل میں بھی گھر سے باہر نکلنے کی خواہش ہوتی ہے، تاکہ وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے ملاقات کرے، اور بعض اوقات اپنی ذاتی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے بھی باہر نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے، اور بعض اوقات اس کو جائز تفریح کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلام نے مرد عورت کو ہر اس طرح کی تفریح کی اجازت دی ہے جو اللہ کی ناراضگی کا سبب نہ بنے. بسا اوقات ہمارے معاشرے میں تفریح کے لئے محافل میں نامحرم مرد و عورت کا ایک ساتھ بیٹھنا، محافل میں ایک دوسرے پر طنز طعنہ کرنا، مزاق اڑانا، وغیرہ جو کہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے اسی طرح سوشل میڈیا پر بھی ایسے ایسے تفریح کے ذرائع ہیں جو نہ صرف اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں بلکہ ہمارے معاشرے پر بھی اس کے قبیح اثرات مرتب ہو رہے ہیں، بعض دفعہ خواتین تفریح کے لئے جھوٹی خبریں پھیلانا، ایک دوسرے کے عیوب ظاہر کرنا، تفریح کے لئے غیبت کرنا، شوہر کے لئے توہین آمیز الفاظوں کا استعمال کرنا، اپنے الفاظ و اعمال سے لوگوں کی دل آزاری کرنا، مختلف ایپس کے ذریعے اپنے چہرے کو جانوروں کے چہرے لگوانا، لائکس اور کمینٹس میں اضافے کے لئے غیر شرعی حرکات و سکنات کا استعمال کرنا وغیرہ شامل ہیں جو کہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں لہٰذا تفریح کہ

وہ ذرائع تلاش کرنا چاہیے جس سے معاشرے پر مثبت اثرات مرتب ہوں۔ اصل تفریح کے اسباب وہی ہیں جن میں اللہ رب العزت کی رضامندی شامل ہوں، اور جو آپ ﷺ اور اسلامی تعلیمات کے خلاف نہ ہوں، اور ہمارے معاشرے پر منفی اثرات کے بجائے مثبت اثرات مرتب ہوں۔

حوالہ جات

[1] القرآن، سورۃ البقرہ آیت نمبر185

Al-Qur'an, Surah Al-Baqarah verse 185

[2] سلیمان بن اشعث، ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی السبق علی الرجل۔ حدیث نمبر:۲۵۷۸، الناشر: المکتبۃ العصریۃ، صیدا- بیروت

Sulaiman bin Ash'ath, Abu Dawud, Kitab al-Jihad, chapter fi al-Sabq Ali al-Rulq. Hadith Number: 2578, Publisher: Al-Maqabah Al-Asriyah, Saida - Beirut

[3] علاءالدین علی بن حسام الدین برھانپوری، (کنز العمال، جلد۳، ص37: حدیث نمبر5354، الناشر: مؤسسۃ الرسالۃ

Aladdin Ali bin Hussamuddin Burhanpuri, (Kanz al-Amal, Volume 3, p. 37: Hadith No. 5354, Publisher: Al-Risaal Foundation

[4] الجرجانی، علی بن محمد بن علی الشریف، کتاب التعریفات، دار الکتب العلمیہ بیروت، 1403ھ، باب الفاء، ص166

Al-Jarjani, Ali bin Muhammad bin Ali al-Sharif, Kitab al-Tarifat, Dar al-Kitab Ulamiyyah, Beirut, 1403 AH, Chapter Al-Fa'a, p. 166

[5] الحسین بن محمد اصفہانی، مفردات القرآن، ص628، الناشر: دار القلم، الدار الشامیۃ- دمشق بیروت

Al-Husayn Ibn Muhammad Isfahani, Mufradat al-Qur’an, p. 628, Publisher: Dar al-Qalam, Al-Dar al-Shamia - Damascus Beirut.

[6] القرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابو بکر، الجامع لاحکام القرآن، دار الکتب المصریۃ القاہرہ، 1384ھ، جلد8 ص354

Al-Qurtubi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad bin Abu Bakr, Al-Jami Lahkam al-Qur’an, Dar al-Kitab al-Masriyyah, Cairo, 1384 AH, Volume 8, p. 354

[7] القرآن، سورۃ یونس آیت58

Al-Qur'an, Surah Yunus verse 58

[8] القرآن، سورۃ آل عمران:170

Al-Qur'an, Surah Al-Imran: 170

[9] القرآن، سورۃ القصص:76

Al-Qur'an, Surah Al-Qasas: 76

[10] محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری، جلد۴، ص36، حدیث 2893 و الناشر: دار طوق النجاۃ

Muhammad bin Ismail al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Volume 4, p. 36, Hadith 2893 and Publisher: Dar Tawq al-Najat

[11] القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت 33

Al-Quran, Surah Al-Ahzab, verse 33

[12] القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت59

Al-Qur'an, Surah Al-Ahzab, verse 59

[13] محمد بن حبان التمیمی، صحیح ابن حبان، جلد 9 ص 471، حدیث 4163، الناشر: مؤسسة الرسالة، بیروت

Muhammad Ibn Hibban al-Tamimi, Sahih Ibn Hibban, Vol. 9, p. 471, Hadith 4163, Publisher: Al-Risalah Foundation, Beirut.

[14]https://www.bbc.com/urdu/science-43348443

[15] القرآن، سورة الحجرات، آیت 6

Al-Qur'an, Surah Hujarat, verse 6

[16]مسلم بن الحجاج القشیری، مُقدّمہ صَحیح مُسلِم، ص 10، الناشر: دار إحیاء التراث العربي– بیروت

Muslim Ibn Al-Hajjaj al-Qashiri, Muqaddamah Sahih Muslim, p. 10, Publisher: Dar Ihyaya Al-Tarath al-Arabi - Beirut

[17] محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، جلد 4، ص 135، حدیث نمبر 2315 والناشر: دار الغرب الإسلامي– بیروت

Muhammad bin Isa at-Tirmidhi, Jami at-Tirmidhi, Volume 4, p. 135, Hadith No. 2315 and Publisher: Dar al-Gharb al-Islami - Beirut

[18] ابو حامد غزالی، احیاء العلوم، جلد 2، ص 287

Abu Hamid al-Ghazali, Revival of Science, Vol. 2, p. 287

[19] القرآن، سورة الحجرات آیت 12

Al-Qur'an, Surah Hujarat, verse 12

[20] مسلم بن الحجاج القشیری، صَحیح مُسلِم، جلد 4، ص 2001، حدیث نمبر 2589، الناشر: دار إحیاء التراث العربي– بیروت

Muslim bin al-Hajjaj al-Qashiri, Sahih Muslim, Volume 4, p. 2001, Hadith No. 2589, Publisher: Dar Ihiya Al-Turath al-Arabi - Beirut

[21] القرآن، سورة التین آیت 04

Al-Qur'an, Surah Al-Tin verse 04

[22] مسلم بن الحجاج القشیری، صَحیح مُسلِم، جلد 4، ص 2016، حدیث نمبر 2612، الناشر: دار إحیاء التراث العربي– بیروت

Muslim bin al-Hajjaj al-Qashiri, Sahih Muslim, Volume 4, p. 2016, Hadith No. 2612, Publisher: Dar Ihiya Al-Turath al-Arabi - Beirut

[23] محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری، جلد 4، ص 164، حدیث 3434 الناشر: دار طوق النجاة

Muhammad bin Ismail al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Volume 4, p. 164, Hadith 3434 Publisher: Dar Tawq al-Najat

[24] محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، جلد 2، ص 456، حدیث نمبر 1156 والناشر: دار الغرب الإسلامي– بیروت

Muhammad bin Isa at-Tirmidhi, Jama’i at-Tirmidhi, Volume 2, p. 456, Hadith No. 1156 and Publisher: Dar al-Gharb al-Islami - Beirut